اللہ کو یاد رکھیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم

ضبط و ترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز
۱۸۸/۱، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

مقام خطاب : جامع مسجد بیت المکرم
گلشن اقبال کراچی

وقت خطاب : بعد نماز عصر تا مغرب

اصلاحی بیانات : جلد نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کو یاد رکھیں

(۱) احسان کر کے بھول جائیں

(۲) دوسروں کی بدسلوکی بھول جائیں

الحمدللّٰہ نحمدہ ونستعینه ونستغفره ونومن به ونتوکل علیه ونعوذباللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده اللّٰہ فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له۔ واشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحده لاشریك له۔ واشهد ان سیدنا ونبینا ومولانا محمداً عبده ورسوله۔ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وعلی آله واصحابه وبارك وسلم تسلیمًا کثیرا کثیرًا:

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' ولقد آتینا لقمان الحکمة ان اشکرللّٰہ' ومن یشکر فانما یشکر لنفسه' ومن کفر فان اللّٰہ غنی حمید صدق اللّٰہ العظیم۔

تمہید

میرے قابل احترام بزرگو! جو آیت میں نے تلاوت کی ہے۔ یہ سورۃ لقمان کی آیت ہے ' اس آیت کی تفسیر میں سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے حضرت لقمان علیہ السلام کا ایک عجیب وغریب قول نقل کیا ہے ' وہ قول یہ ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے چار ہزار پیغمبروں کی صحبت اور خدمت میں رہ کر جو کچھ ان سے سنا ان کا خلاصہ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں :

(۱) پہلی نصیحت یہ ہے کہ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔

(۲) دوسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم دستر خوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔

(۳) تیسری نصیحت یہ ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۴) چوتھی نصیحت یہ ہے کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔

(۵) پانچویں نصیحت یہ ہے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔

ان پانچوں نصیحتوں کے بارے میں گذشتہ جمعوں میں تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔

اللہ کی یاد بڑی چیز ہے

حضرت لقمان علیہ السلام نے چھٹی نصیحت یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کو

ہمیشہ یاد رکھو، یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کو اپنے دل میں زندہ رکھو، اللہ تعالیٰ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اسکی معرفت سب سے بڑی نعمت ہے۔ دنیا میں اللہ ہی کو یاد کرنے کیلئے آئے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد نصیب ہو جاتی ہے، ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ ؎

جگ میں آکر ادھر اُدھر دیکھا
تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

یعنی جس چیز پر نظر ڈالتے ہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی یاد آتے ہیں۔ ؎

گلستان میں جاکر ہر اک گل کو دیکھا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں

یعنی ہر چیز یہ کہہ رہی ہے کہ آپ موجود ہیں۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اللہ پاک کو دیکھا ہے، دیکھتا بھی نہیں، اور انکار بھی نہیں کرسکتا۔ بہر حال، اللہ تعالیٰ کی یاد سب چیزوں کی سردار ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے، اور سب سے بڑا مقصود ہے، حضرت مجذوب صاحبؒ فرماتے ہیں۔

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم میں ترے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اللہ کو یاد کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے

پھر اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے تذکرے سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے 'اور اللہ تعالیٰ کی محبت ساری اطاعتوں کی جڑ ہے ' جتنی کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو گی 'اتنا ہی وہ فرمانبردار ہو گا 'جوں جوں اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں بھرتی جائے گی ' ویسے ویسے اس کے اعضاء وجوارح اور دل ودماغ اسکی اطاعت میں آگے بڑھتے چلے جائیں گے 'اور اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کی یاد سے پیدا ہوتی ہے۔اور قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ کی یاد کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں۔

ذکر کی مجلس میں فرشتوں کی آمد

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں جو ذکر کرنے والوں کو اور ایسی محفلوں اور مجلسوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو جہاں ان فرشتوں کو ایسی مجلس نظر آتی ہے تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ یہاں آجاؤ۔ یہاں آجاؤ' تمہارا مقصود یہاں موجود ہے 'تم جس محفل کی تلاش میں ہو 'اور جس چیز کو تم ڈھونڈرہے ہو 'وہ یہاں ہے 'اللہ تعالیٰ کا تذکرہ یہاں پر ہو رہا ہے۔ بس یہ اعلان سنتے ہی تمام تلاش کرنے والے فرشتے اس طرف لپکتے ہیں اور وہاں جاکر اس مجلس کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں 'اور ایک کے اوپر ایک فرشتہ آتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

فرشتوں سے اللہ تعالیٰ کا سوال وجواب

جب وہ فرشتے مجلس سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں توباوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں' پھر بھی ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے فرشتوں! میرے بندے کیا کہہ رہے تھے ؟وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے پروردگار عالم! آپ کے وہ بندے آپ کی پاکی' آپکی بڑائی' آپکی حمد اور آپکی بزرگی بیان کررہے تھے وہاں ہم بھی جمع ہوئے تھے۔ وہاں سے واپس آپ کے پاس آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں کہ جو بندے مجھے یاد کررہے تھے' اور میرا ذکر کررہے تھے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے ؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں' انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اچھا اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کریں گے جتنی اب وہ عبادت کررہے ہیں اس سے زیادہ آپ کی عبادت کریں' اس سے زیادہ آپ کی بزرگی بیان کریں اور اس سے زیادہ آپ کی پاکی بیان کریں۔ (جتنا اس وقت آپ کا ذکر کررہے تھے۔ اس سے زیادہ آپ کو یاد کریں۔ اور اس سے زیادہ وہ آپ پر قربان ہوجائیں)۔ اللہ تعالیٰ پھر سوال کریں گے کہ اچھا یہ بتاؤ وہ کیا چیز مانگ رہے تھے ؟ فرشتے عرض کریں گے یا اللہ' وہ آپ سے آپ کی جنت مانگ رہے تھے اور جنت کا سوال کررہے تھے' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے ؟ فرشتے عرض کریں گے کہ اے پروردگار! انہوں نے جنت نہیں دیکھی' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے

عرض کریں گے کہ یا اللہ۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس سے زیادہ اسکو مانگتے جتنا وہ اب مانگ رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ اسمیں دلچسی لیتے 'اور اس کے لئے اس سے زیادہ آپ کی طرف رجوع کرتے 'اور آپ سے اسکی عطا فرمانے کی درخواست کرتے۔

ذکر کرنے والوں کی مغفرت

ہم کہاں اور رب العالمین کی شان کہاں! ان کی شان رحمت دیکھئے! اور ان کی رحمان الرحیم ہونے کی شان دیکھئے کہ ان حقیر سے بندوں کے بارے میں کس طرح بار بار فرشتوں سے دریافت فرمارہے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں کہ اچھا وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار عالم 'وہ دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے (جہنم سے ڈر رہے تھے) اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا انھوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کریں گے کہ انھوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ حق تعالیٰ عرض کریں گے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کریں گے یا اللہ! اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اور زیادہ اس سے بچتے اور زیادہ سے اس سے ڈرتے (اور اس بارے میں وہ اور زیادہ آپ کی بارگاہ میں رجوع کرتے 'توبہ کرتے 'معافی مانگتے 'پناہ مانگتے)۔ آخر میں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے 'اے فرشتو! تم گواہ رہنا 'ہم نے ان سب کی مغفرت کردی۔

پاس بیٹھنے والے بھی محروم نہیں

ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ! ان کی مجلس میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو ذکر کرنے کی نیت سے نہیں آیا تھا' بلکہ وہ تو اپنے کسی کام سے آیا تھا' جب اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا کہ چلو تھوڑی دیر کیلئے میں بھی بیٹھ جاؤں وہ ذکر کرنے کی نیت سے ہرگز نہیں آیا تھا۔ نہ اس نے ذکر کیا تھا۔ تو کیا آپ نے اسکی بھی بخشش فرمادی؟ جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ﴿هُمْ جُلَسَاءٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ﴾ یہ بیٹھنے والے ایسے پیارے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس بیٹھ گیا' اسکی بھی بخشش ہوگئی۔ جب یہ بخشے گئے تو وہ بھی بخشا گیا۔ (بخاری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص کلمہ کا مطالبہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: پروردگار عالم! مجھے ایسا کوئی خاص کلمہ بتائیے کہ میں تنہا اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد کیا کروں' کوئی اور اس کلمے کے ذریعہ آپ کو یاد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ "لا الہ الا اللہ" سے مجھے یاد کیا کرو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ پروردگار عالم! یہ کلمہ تو ایسا ہے کہ ساری مخلوق اس کو پڑھتی ہے' سبھی اس کلمہ کے ذریعہ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ میری درخواست تو یہ تھی کہ مجھے کوئی خاص کلمہ ارشاد فرمایا جائے تاکہ میں ہی اس سے آپ کو یاد کروں' کسی اور کو وہ کلمہ معلوم نہ ہو۔ اللہ

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! اے موسیٰ! یہ خاص ہی کلمہ ہے۔ لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسکو عام کیا ہوا ہے۔ .... بہر حال ' یہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" بہت خاص کلمہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اتنا عام کیا ہوا ہے کہ ہر کس وناکس اسکو پڑھ سکتا ہے۔

اسی لئے یہ کلمہ تمام اذکار کا سردار ہے ' اس لئے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اس کلمہ کی رٹ لگاتے رہیں۔ اور اسکی طرف دھیان لگاتے رہیں جب یہ زبان پر ایسا رٹ جائے کہ بیساختہ زبان پر جاری ہو جائے ' اور دل میں رچ بس جائے اور دیگر اعضاء و جوارح سے حق تعالیٰ کی بھرپور اطاعت کی عادت پڑ جائے اور اسکی نافرمانی سے بچنے کی ہمت ہو جائے۔ تو دل میں اللہ کی محبت بھر جائے گی۔ اور جب دل میں اللہ کی حال محبت بھر جائے گی تو پھر حضرت مجذوب صاحبؒ کا شعر جس میں ان کے دل کا حال مذکورہ ہے وہ انشاء اللہ ہمیں نصیب ہو گا ؎

یاد میں تیری سب کو بھلادوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے تیرے دل شاد رہے
اپنی نظر سے سب کو گرادوں تجھ سے فقط فریاد رہے
اب تو رہے بس تادم آخر ورد زبان اے میرے الہٰ
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ

بس "لا الہ الا اللہ" کا ایسا ورد کریں کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زبان

پر یہ رواں ہو جائے۔ اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ کثرت تو "لا الہ الا اللہ" کی ہو اور سو پچاس کے بعد اک بار محمد رسول اللہ ﷺ بھی ملا لیا کریں اور صبح وشام کی جو مسنون تسبیحات ہیں۔ وہ بھی اپنے معمول میں رکھے۔

اس کثرت ذکر کے نتیجے میں دل سے دنیا کی محبت نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو گی' اور پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل میں اپنی یاد جمادیں۔ اور اپنی اطاعت کی توفیق دیں اور ہم سب کو خالص اپنا بنالیں اور اپنے مخلص بندوں میں داخل فرمالیں۔ آمین۔

احسان کر کے بھول جاؤ

حضرت لقمان علیہ السلام نے ساتویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب تم کسی پر کوئی احسان کرو' تو احسان کرنے کے بعد اس کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ دوسرے پر احسان کرنا' اور اللہ کیلئے احسان کرنا یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ ہم لوگ احسان کرنے کے بعد اسکو بہت یادرکھتے ہیں۔ اگر اگلا شخص ہمارے ساتھ بھی احسان کرے تو تب تو ہم اپنا احسان چھپا کر رکھتے ہیں اور اس وقت اس کا اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے بھی تم پر احسان کیا ہے' اس لئے وہ اس سے زیادہ ہم پر احسان کر رہا ہے۔ لیکن جس وقت سامنے والے نے ہمارے ساتھ بد سلوکی کی' اور ہمارے احسان کا بدلہ نہ دیا تو فوراً ہم اپنے احسانات کی لسٹ اسکے سامنے کر دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت تمہارے ساتھ یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ فلاں وقت یہ احسان کیا۔ لیکن تم نے

ہمارے سارے احسانات بھلادیئے۔ ہاں بھائی یہ زمانہ تو احسان کرنے کا نہیں ہے، نیکی کرنے کا نہیں۔ میں نے ایسا سلوک کیا اور ایسی ہمدردی کی، اتنے ان کے کام کئے۔ اتنی خدمت کی، اور اس کا مجھے یہ بدلہ ملا .... دیکھئے سامنے والے شخص نے تو بدسلوکی کا گناہ کیا، لیکن احسان کرنے والے نے اپنا احسان جتلا کر اپنے احسان کی نیکی کو برباد کیا۔

صرف اللہ کیلئے احسان کرے

آدمی جب بھی احسان کرے تو صرف اللہ کیلئے کرے۔ (بدلے کی نیت سے نہ کرے۔) اور احسان کرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے اس کو بھول جائے، تاکہ وہ احسان کی عبادت ضائع نہ ہو۔ ورنہ ذرا سا احسان جتلانے سے سارے احسان پر پانی پھر جاتا ہے۔ مثلاً ایک لاکھ روپے کے ذریعہ آپ نے کسی کی خدمت کردی۔ یہ احسان کیا، اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن اگر آپ نے وہ احسان جتلادیا تو بس اسی لمحے وہ سب اکارت ہوگیا۔ وہ ایک لاکھ روپیہ خاک اور مٹی بن گیا۔ اور اگر اس لاکھ روپے کا کسی سے تذکرہ ہی نہ کریں، نہ خود اسکے سامنے اور نہ دوسروں کے سامنے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ثواب عظیم عطا فرمائیں گے، جسکی تفصیل احادیث طیبہ میں مذکورہ ہے۔

دوسروں کی مدد کی فضیلت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ اسکی کسی خدمت کے سلسلے میں اور اس کے کسی کام کو بنانے کیلئے اس کے ساتھ

مدد کیلئے چلا جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کو ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ستر گناہ (صغیرہ) معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک وہ اس جگہ واپس لوٹ آئے۔ جہاں سے وہ چلا تھا۔ اور اگر اس کے جانے سے اس کا کام ہو جائے تو یہ کام کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی اسکی ماں نے اسکو جنا ہے۔ اگر اس دوران اس کا انتقال ہو جائے تو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن ابی الدنیا)

ستر ہزار فرشتے دعامیں لگادیں

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی کسی ضرورت میں کوشش کرتا ہے جس سے اسکا حال بہتر ہو جائے اور اسکی پریشانی دور ہو جائے اور اس کا کام بن جائے جس کے نتیجے میں اس کی طبیعت بہتر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کام کرنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ پھر اگر اس نے اس مسلمان کی حاجت وضرورت صبح کے وقت پوری کی تھی تو اس کے واسطے یہ فرشتے شام تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں .... اور اگر شام کے وقت اس نے وہ کام کیا تھا تو صبح تک اسکے لئے دعاء رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ کام کر کے واپس لوٹتا ہے تو ہر ہر قدم پر ایک گناہ مٹادیتے ہیں اور ایک درجہ بلند کردیتے ہیں۔ (ابن حبان)

یہ صرف کوشش کرنے کا ثواب ہے۔ اور اگر ایک شخص دوسرے کی کوئی خدمت کردے 'اور اس کا کوئی کام بنادے تو اس کا ثواب تو اس سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

احسان کرنا عبادت کب ہے؟

بہر حال یہ احسان کرنا بہت بڑی عبادت بھی ہے۔ لیکن یہ عبادت اس وقت ہے جب صرف اللہ کے واسطے ہو۔ اور اس کے کرنے کے بعد آدمی ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ چاہے وہ ہمارے ساتھ بد سلوکی کرے' اور ہمارے احسان کا کوئی بدلہ نہ دے' تب بھی ہم بھول کر بھی اپنی زبان پر وہ احسان نہ لائیں۔ اور احسان نہ جتلائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ تو احسان کا بدلہ نہیں دے سکا۔ دوسر طرف ہم احسان جتلا کر اپنے احسان پر خود کلہاڑی ماریں۔ اور اس احسان پر آخرت میں جو ثواب ملنے والا تھا۔ اس کو ضائع کردیں' بلکہ آخرت میں اس احسان جتلانے پر پکڑ ہوگی۔ اس لئے کہ احسان کرنے والے کیلئے ثواب ہے۔ اور احسان جتلانے والے کیلئے عذاب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے نہ ہم کلام ہوں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ان کو پاک وصاف فرمائیں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مذکورہ بات تین بار ارشاد فرمائی (تاکہ اچھی طرح تاکید ہو جائے اور اہمیت کے ساتھ یہ بات ذہن میں نقش ہو جائے یہ سن کر) حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو

خائب وخاسر ہو گئے یہ کون لوگ ہیں ؟......... آپ نے ارشاد فرمایا :

(۱) تہبند یا شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

(۲) احسان جتانے والا

(۳) جھوٹی قسم کھا کر سامان کو (فروخت کرنے اور) رواج دینے والا۔

(مسلم شریف)

لہٰذا احسان جتانے سے بچنا چاہئے اور احسان کر کے احسان کو بھول جانا چاہئے۔

رشتہ داروں کے احسانات

دیکھئے : شوہر بھی احسان کرتا ہے۔ بیوی بھی احسان کرتی ہے۔ ماں باپ بھی احسان کرتے ہیں۔ اولاد بھی احسان کرتی ہے۔ بھائی بھی احسان کرتا ہے۔ رشتہ دار بھی احسان کرتے ہیں۔ معاشرے میں ایک دوسرے پر احسان کیا جاتا ہے۔ اور یہ احسان کرنا زندگی کا ایک لازمہ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ احسان صرف اللہ کیلئے کریں۔ دوسرے یہ کہ احسان کر کے بھول جائیں۔ کبھی کسی کے سامنے اسکا تذکرہ نہ کریں۔

دوسرے کی بد سلوکی بھول جاؤ

آٹھویں نصیحت یہ فرمائی کہ جب کوئی شخص تمہارے ساتھ بد سلوکی کرے ، پریشان کرے اور ستائے تو اس کو ہمیشہ کے لئے بھول جانا چاہئے۔

دیکھئے: انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے' اور مل جل کر رہنے میں انسان کو جہاں دوسرے انسانوں کی خدمت کرنی پڑتی ہے۔ وہاں دوسرے انسانوں کی طرف سے بدسلوکیاں بھی پیش آتی ہیں۔ دوسرے لوگ لعن و طعن بھی کریں گے۔ تکلیف بھی دیں گے۔ نقصان بھی کریں گے۔ لڑائی جھگڑے بھی کریں گے' یہ سب انسانوں کی زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ بھی رہے' اور پھر کسی کے ساتھ کوئی نااتفاقی نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے انسانوں سے اس کو جو تکلیف پہنچی ہے اسکو اللہ کیلئے معاف کردے۔ اگرچہ جتنا اس نے ستایا ہے شرعاً اتنا بدلہ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اللہ کیلئے اسکو معاف کردے۔ اور معاف کرنے کے بعد اسکی بدسلوکی کو ہمیشہ کیلئے بھول جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تعلقات بہت جلد بحال ہو جائیں گے۔ دل آپس میں جڑ جائیں گے۔ تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اور انسان کو زندگی گزارنے کیلئے تعلقات کا بہتر ہونا بہت ضرور ہے۔

دوسروں کی بدسلوکی یاد رکھنے کا نتیجہ

اگر انسان ان تمام تکالیف کو یاد رکھے جو دوسروں سے پہنچی ہیں تو دوسروں سے قطع تعلق رہے گی نااتفاقی رہے گی' اور ایک دوسرے کے ساتھ میل جول نہیں ہو سکے گا' اور یہ نااتفاقی بیسیوں گناہوں کی جڑ ہے' اور اگر گناہ نہ بھی سرزد ہوں تب بھی اس کے نتیجے میں انسان کی زندگی بے

آرامی اور بے سکونی کی شکار ہو جائے گی۔ انسان کی زندگی میں اسی وقت راحت ہوتی ہے کہ بھائی بھائی آپس میں جڑے رہیں' ایک دوسرے سے ملاقات کریں' ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات رکھیں۔ اور دوسرے عزیز واقارب کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہوں' محبت کے تعلقات ہوں' اور دنیا کی زندگی کا مزہ اور راحت اسی کے اندر ہے' لہذا دوسروں سے پہنچنے والی تکالیف کو بھول جائے۔

شادی بیاہ میں دوسروں کو منانا

جب شادی بیاہ کا موقع آتا ہے تو وہ روٹھا منائی کا موقع ہوتا ہے۔ ادھر فلاں خاتون روٹھی بیٹھی ہے' دوسرے طرف فلاں رشتہ دار روٹھے بیٹھے ہیں۔ اب ایک دوسرے کو منایا جارہا ہے' ہاتھ پاؤں جوڑے جارہے ہیں۔ اور یہ کہا جارہا ہے اب شادی میں شرکت کرلو۔ اور جو باتیں پہلے ہو چکی ہیں ان کو چھوڑدو .... چنانچہ اسکے جواب میں روٹھنے والا کہتا ہے کہ نہیں صاحب اب تو تم قابو میں آئے ہو' اب تمہیں ساری باتیں صحیح کرنی پڑیں گی' اور اب تم ہمارے سامنے ناک رگڑو' چنانچہ روٹھنے والا اس سے ناک رگڑواتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ کیا تمہارے یہاں شادی نہیں ہوگی' آج تو تم نے اس سے ناک رگڑوادی' جب کل کو تمہارے ہاں شادی ہوگی تو وہ روٹھ جائے گا۔ تو یہ شادی ہے یا قیامت ہے۔ اس لئے حضرت تھانوی کا یہ ارشاد بالکل صحیح ہے کہ منگنی قیامت صغریٰ ہے اور شادی قیامت کبریٰ

ہے .... بس راحت اور سکون کا راز اس میں ہے کہ انسان دوسروں کی دی ہوئی تکلیفوں کو بھول جائے' اس کے نتیجے میں ہمیشہ کیلئے دل آپس میں ملے رہیں گے' اور جس نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ اور آپ کو ستایا ہے آپ کے خاموش رہنے سے وہ اندر ہی اندر شرمندہ ضرور ہو گا۔ اور پھر کبھی بھی انشاء اللہ وہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔

خلاصہ

بہر حال' حضرت لقمان علیہ السلام کی یہ آٹھ نصیحتیں تھیں۔ جن میں سے پہلی نصیحت یہ تھی کہ جب تم نماز کے اندر ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ دوسری نصیحت یہ تھی کہ جب دستر خوان پر بیٹھو تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔ تیسری نصیحت یہ تھی کہ جب دوستوں میں بیٹھو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ چوتھی نصیحت یہ تھی کہ جب تم کسی کے گھر جاؤ تو اپنی نظر کی حفاظت کرو۔ اور پانچویں نصیحت یہ تھی کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھو' اور چھٹی نصیحت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھو۔ ساتویں نصیحت یہ تھی کہ احسان کر کے اپنے احسان کو بھول جاؤ' اور آٹھویں نصیحت یہ تھی کہ کسی نے اگر تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ بدتمیزی کی ہے تو اس کو معاف کر کے اسکے تکلیف پہنچانے کو ہمیشہ کیلئے بھول جاؤ۔ یہ آٹھ نصیحتیں ہیں جو حضرت لقمان علیہ السلام نے چار ہزار پیغمبروں کی خدمت میں رہ کر حاصل کی ہیں۔ اور ہمیں یہ نصیحتیں مفت میں حاصل ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین